NPA DOC NO 0027
DATED : 29/09/2019

# مسلمانان ہند کو نئی قانونی سونامی کا سامنا

ناظم الدین فاروقی
(اسکالر، سینیر تجزیہ نگار، اوپینین لیڈر، اور سماج جہد کار)

ھمارے ملک ہندوستان کے سیاسی، قانونی، معاشی و سماجی حالات ہر روز تیزی سے بدلتے جارہے ہیں۔ قانونی تبدیلیوں اور اصلاحات کے نام پر ایک مخصوص اقلیت مسلمان کو ہر سو سے ھدف بنایا جارہاہے۔ ملک میں اپنے تمام دستوری و قانونی حقوق کے عزت وو قار کے ساتھ انفرادی، عائلی و سماجی زندگی گزارنا مشکل ترین ہوتا جارہاہے۔ ملک کی تمام سیاسی سیکیولر جماعتیں کمزور پڑچکی ہیں۔ انکے قائدین کو سنگین کرپشن کے مقدمات کا سامناہے۔ کسی میں اقلیتوں کے حق میں آواز بلند کرنے اور انکے جائز مطالبات کی بات کرنے کی جراءت اور ہمّت اب باقی نہیں رہی۔ اس مسلم دوشمن زہر آلود ماحول میں مسلمانوں کیلیےء عدلیہ کے ذریعہ اپنے جائز قانونی حقوق، عدل وانصاف کی بازیابی ایک واحد راستہ باقی رہ چکاہے وہاں بھی عصبیت، عداوت، فرقہ پرستانہ، ذہنیت کی وجہ سے فوجداری وسیول مقدمات میں بہت کم راحت اور انصاف مل رہاہے۔

عمومی طور پر چار طرح کے مقدمات کا شدید سامناہے:

(1) دھشت گردی کے مقدمات، ------(2) پرسنل لاء ووقف کے مقدمات------(3) شہری انسانی بنیادی حقوق کے مقدمات----------(4) فوجداری مقدمات (موب لنچنگ، گورکھشک، فتنہ وفسادو بے بنیاد)۔(5) بیل

تقریبا30 سال سے ملک کے مختلف علاقوں اور شہروں میں معصوم نوجوانوں کو بڑے پیمانے پر دھشت گردی کے الزامات میں ماخوذ کرکے 10 تا20 سال تک غیر قانونی طور پر محروس رکھاجاتارہاہے۔ ساری زندگی جیل کی صعوبتیں برداشت کرتے کرتے پوری جوانیاں ختم کرنے کے بعد جس میں سے 95٪ باعزّت بری ہوئے۔ بڑے پیانے پر جھوٹے مفروضوں کی بناء پر خطرناک دھشت گردی کے الزامات کے تحت گرفتار کئے جاتے رہے۔ سیکڑوں کا بلاوجہ نقلی انکاؤنٹر کردیا گیا۔ اسکے علاوہ ملک میں جتنے خون ریز فسادات ہوئے اس میں مسلمانوں کی جان ومال، عزّت و آبرو، کا بڑے پیانے پر نقصان ہوا۔ بم بلاسٹوں میں معصوم شہری ہلاک ہوئے۔ 1981 'نیلی' آسام کے فسادات سے لیکر حالیہ 'مظفر نگر' کے فسادات تک فرقہ پرست قاتلوں اور غنڈہ عناصر اور انکے انتہاء پسند تنظیموں کو باعزّت بری کیا جاتارہاہے۔ حتی کے 'سمجھوتہ اکسپریس' اجمیر، و مکّہ مسجد، بلاسٹ کے مجرم اسیمانند سوامی (جیتندر ناتھ چڑجی) جنکو 'RSS' نے 'گروجی سمّان' کا اوارڈ دیاہے کو بھی باعزت بری کردیا گیاہے۔

دوسری جانب 'بابری مسجد'، 'تین طلاق'، 'NRC' اور بڑے پیانے پر آسام میں 'Foreign Tribunal' 'یف ٹی وہائی کورٹ وسپریم کورٹ میں مقدمات کی پیروی میں ملّت کے بعض سنجیدہ فلاحی، سماجی، ادارے، مصروف کارہیں۔ ملّی مقدمات مین پہلے اچھّی کامیابی مسلمانوں کو مل رہی تھیں لیکن 'بی جے پی' حکومت میں آنے کے بعد سے اکثر مقدمات میں مسلمانوں کو ناکامی اور دستوری حقوق سے بدترین محرومی کا سامناہے۔

مسلمانوں کا ملک میں ایسا کوئی قانونی پلاٹ فارم نہیں ہے جو بڑے پیمانے پر اٹھنے والے تمام قانونی مسائل اور مقدمات کو لیکر تحت کی عدالتوں سے لیکر سپریم کورٹ تک قانونی طور پر اچھے وکلاء کے ذریعہ مقدمات میں پیروی کر سکے۔ علاقائی، ریاستی، یا شہری سطح پر اپنے اپنے طور پر بعض گروپس اور فلاحی ادارے و دینی تنظیمیں مقدمات کی پیروی میں مدد دے رہے ہیں، بعض شہروں میں ہمارے غیور قانون دان و وکلاء صاحبان کی خدمات کو بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا ہے۔

مسلم پرسنل لاء بورڈ پر ملک کے تمام مسلمانوں کا بھرپور اعتماد ہے۔ بورڈ نے مسلمانوں کی طرف سے بڑی دیانت داری سے تین طلاق کا کیس سپریم کورٹ میں پیروکاری کی۔ حکومت کی بدترین معاندانہ روش کی وجہ سے ناکامی ہوئی اور اب بابری مسجد کا مقدمہ پورے سنجیدگی اور یکسوئی کے ساتھ بغیر کسی سیاسی مفادات حاصلہ کو سامنے رکھ کر بڑے خلوص کے ساتھ ملک کے نامور وکلاء اور انکی ٹیم کو لیکر لڑ رہے ہیں۔

## حالات بدل چکے ہیں ایک وسیع تر مسلم لا بورڈ کی ضرورت ہے:

مسلم پرسنل لاء بورڈ صرف دس قانونی مقاصد کیلیےء وجود میں آیا تھا جس میں تمام ملّی نوعیت کے مقدمات کا احاطہ نہیں ہوتا ہے۔ 'NRC, FT' کشمیر کے 370 کی برخواستگی اور 'UAPA' ترمیمی بل کی منظوری کی شکل میں آزادی کے بعد سے ایک بھیانک تشویشناک 'قانونی سونامی' آچکی ہے۔ مسلمانان ہند اس بات کے اہل نہیں ہیکہ لاکھوں ظالمانہ فوجداری مقدمات کی ٹھیک طرح سے عدالتوں میں پیروی کر سکیں۔ کشمیری اب ہماری طرح کے عام ہندوستانی مسلمانوں میں شامل ہو چکے ہیں، انکے قانونی اور دستوری حقوق کا تحفظ بھی ہمارا فریضہ ہے۔ باوثوق اطلاعات کے مطابق ابھی تک 40 ہزار کشمیریوں کو گرفتار کر کے ملک کے مختلف جیلوں میں منتقل کر دیا گیا ہے جسمیں 12 ہزار سے زیادہ کم سن بچّے بھی شامل ہیں۔ حالیہ پارلیمنٹ سیشن 'UAPA' میں جو 12 ترمیمات لائی گئی ہیں اسمیں یہ شامل ہیکہ اگر انسپکٹر درجے سے چھوٹے افسر کو گمان ہیکہ یہ دھشت گرد ہے یا دھشت گرد نٹ ورک سے جڑا ہے، یا کسی شخص کے خیالات دھشت گردوں جیسے ہے تو اسے نہ صرف گرفتار کرنے کا اختیار دیا گیا ہے بلکہ اسکی تمام منقولہ و غیر منقولہ جائدادیں ضبط کرنے کا 'NIA' کو پورا اختیار دیا جاچکا ہے۔ اسی قانون کے مطابق 2 سال تک ضمانت بھی ملزم کو نہیں مل سکتی گو کہ اسکے خلاف سپریم کورٹ میں ایک رٹ داخل کی گئی ہے۔ اسپر سپریم کورٹ والے نے اب تک کوئی روک یا 'STAY' نہیں دیا۔ پہلے ہی سے آسام میں 'NRC' کے مقدمات مسلمانوں کیلیےء ایک درد سر بنے ہوئے ہیں اب اتنے ہزار معصوم کشمیریوں کو پہلے انکے والدین و اہل خاندان ملک میں کہاں کہاں سے کس جیل سے انھیں ڈھونڈ نکالینگے فوج کسی گرفتار شدہ شخص کے سلسلہ میں معلومات دینے سے انکار کر رہی ہے ۔ پھر انکی رہائی کیلیےء کون کہاں ہے کس عدالت میں عرضی داخل کرے۔ بہت بڑے بھیانک قانونی مسائل اٹھ کھڑے ہیں، کشمیر میں عدالتی نظام مکمل طور پر بند کر دیا گیا ہے۔ حتی کے بار کاؤنسل کے بیشتر سینیر وکلاء بھی زیر حراست میں ہیں۔ حکومت کسی فرد، سیاست دان، سماجی و مذہبی نمائندوں سے ہر گز بات کرنا نہیں چاہتے ہیں اور نہ ہی کشمیریوں کے اوپر ہونے والے فوجی مظالم کے خلاف کوئی عرضی لینے کو تیار نہیں ہے۔ حکومت نے یہ بھی اعلان کر دیا ہیکہ جائداوں کی تقسیم کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ پھر یہ اعلان بھی سامنے آگیا کہ 50 ہزار سے زیادہ مندر کھولے جائیں گے۔ دولتمندوں اور مالی اداروں کے بڑے بڑے بنگلے باغات گارڈنس فوج نے گرفتار کر کے مستعمل کر لیےء ہیں۔

حالیہ انسانی تاریخ کا بدترین فوجی عسکری استبداد و ظلم جاری ہے ہندو بلاک نو آبادیاتی طرز پر پوری 90 لاکھ کی آبادی کو محروس کر رکھا ہے، غیر جانب دار تنظیموں نے جو رپورٹ پیش کی ہے وہ انسانیت کو رلا دینے والی ہے۔ غلام نبی آزاد نے کشمیر کے دورے کے اختتام پر کہا کہ کشمیر میں جمہوریت مکمل طور پر ختم کر دی گئی ہے غیر معلنہ 'UNDECLARED ' مارشل لاء جاری ہے۔ کشمیر میں کشمیریوں کی آبادیاں تہس نہس کر دی جائیں گی اور عنقریب کشمیری وطن چھوڑنے پر مجبور ہو جائینگے۔

انسانی ہمدردی اور اخوّت کی بناء پر ہندوستان کے تمام فلاحی، رفاہی، دینی تنظیموں اداروں اور قانون دانوں پر یہ عظیم ذمّہ داری آن پڑی ہیکہ بڑے پیمانے پر عدالتوں سے راحت لانے کے لیےء اپنی اپنی تیاریوں کا آغاز کر دیں؛ ورنہ تاریخ ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔

**ڈرامہ بازی بند کی جائے:**

ایک عرصے سے ملّت میں مودی مولوی ملّی مقدمات کے نام پر ڈرامہ بازی کرتے آئے ہیں سوائے چند مقدمات کے تمام ملّی مقدمات میں ریاکاری و 'شوپٹ اپ' کے کچھ حاصل نہیں کیا بلکہ لاکھوں، کروڑوں روپیہء ملّی قانونی امداد کے نام پر مسلمانوں سے بٹورتے رہے۔ تمام سنیر وکلاء اور ملک کے قانون دانوں کو اچھی طرح پتہ چل گیا ہے کہ یہ سب حکومت کے ایجنٹ ہیں اور مخبر ہیں۔ جمعیۃ کے ایک سابقہ سنیر وکیل صاحب محمود پراچہ نے اپنے ایک 'ٹی وی' انٹرویو میں بہت سارے جمعیۃ کے متعلق سنسنی خیز انکشافات کئےء۔ RSS اور ملک کے خفیہ محکموں سے انکے گہرے مراسم کا ذکر کرتے ہوئے کہا تھا کہ "میرے پاس ملّت کے خلاف کئے جانے والے منظم جرائم کے ثبوت موجود ہیں۔" جمعیۃ نے انکے خلاف بادل ناخواستہ ہتک عزّت کی نوٹس جاری کی اور خوف سے خاموش ہو گئے۔ پھر دنیا نے دیکھا کہ گودی قیادت کسطرح سے RSS کس ساتھ کھڑے رہنے کا بڑی بے شرمی سے اعلان کیا۔

جن مقدمات میں بھی مرافعہ داخل کرتے ہیں اس سے سوائے کیس خراب کرنے کے اور کچھ نہیں جانتے آسام کے ' F.T ' مقدمات میں دھشت گردی کے مقدمات اور خود روہنگیاء پناہ گزینوں کو ملک سے نکال باہر کرنے کے مقدمہ میں تمام مشہور وکلاء و قانون دانوں کے سامنے ڈرامہ بازی اور جھوٹ کی جعلی ملّی سیاست سامنے آچکی ہے ایسے نام نہاد اداروں اور تنظیموں کو ملّت کی قانونی خدمات سے دور رکھا جائے جو صرف ڈرامہ بازی کرتے ہوئے ملت کو عظیم نقصان پہنچا رہے ہیں۔ جو ملّت فروش دانشور اور مودی مولوی یہ کہہ چکے ہیں کہ کشمیر کا مسئلہ چونکہ عدالت میں ہے ہم حکومت کے ساتھ ہیں پھر حکومت سے قرارداد کے ذریعہ یہ مطالبہ ہوا کہ پورے ملک میں 'NRC ' لاگو کیا جائے۔ یہ اپنے حقیر سے مفادات کے لیےء عامۃ الناس کو قانونی مصائب میں مبتلاء کر کے یہ کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں ملک میں کسی تنظیم یا جماعت اور ادارے کے پاس اتنی مالی و قانونی استعداد ہے کہ وہ کشمیر کے ہزاروں محروس کشمیریوں اور غیر ملکی قرار دیئے گئے آسام کے بنگالیوں کے مقدمات کا بار اٹھائے باوجود بڑے زبردست وسائل رکھنے کے بڑی بڑی جماعتوں نے اپنی قانونی امداد مسدود کر دی ہے۔ حالات تاریکی کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔

**قانون دانوں صحافیوں اور سماجی جہدکاروں کی قابل تحسین خدمات :**

یہ بہت ہی خوش آئند بات ہیکہ کئی نامور مسلم اور غیر مسلم مشہور قانون دانوں اور سماجی جہدکاروں نے بڑھ چڑھ کر مجبور بے بس بے کس مسلمانوں کی قانونی امداد کیلیےء مثالی بے بہا خدمات انجام دے رہے ہیں، موجودہ بدترین حالات میں انکی خدمات ملک سیکیولر اقدار کے ورشن پہلوؤں کو اجاگر

کرتی ہیں۔ ان میں قابل ذکر سنیر وکیل کولن گونزالویس، گوپال پالس ہودکر، فیضان مصطفی، دارپوری سابق ڈی آئی جی یوپی پولیس، پرشانت بھوشن، اندراجے سن، ہرش مندر سابق آئی اے یس افسر، محمود پراچہ، فضیل ایوبی، سید امتیاز احمد، وجاہت حبیب اللہ، امتیاز احمد، جنید خالد، شامل ہیں اسکے علاوہ تمام سماجی جہدکار، صحافی جے سنجیو بھٹ، رانا ایوب، سیماء مصطفی شامل ہیں۔

مسلمانان ہند کیلیء وقت آچکاہے کہ وہ اپنی آمدنیوں کا ایک حصّہ قانونی تحفظ اور عدالتوں میں بہتر انداز میں مقدمات لڑنے کے لیےء مختص کریں اور منظم طور پر 'Legal Aid' کمپنیاں تشکیل دیں ورنہ یہ موقع بھی ہاتھ سے کہیں نکل نہ جائے۔

ختم شد

---

بشکریہ اردو روزنامہ اعتماد حیدرآباد مصنف کے آرٹیکل ہر ہفتہ ملک کے 20 سے زیادہ اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں

---

NPA DOC NO 0027

Dated of Publication

29/09/2019

Total No of words 1913